سوال

(50) سونے کے بعد بغیر وضوکئے نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ ظہر یا عصر کی نماز سے پہلے بیت الحرام میں سوجاتے ہیں اورپھر جب لوگوں کو بیدار کرنے والا آتا ہے تووہ وضوکئے بغیر اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں، بعض عورتیں بھی اسی طرح کرتی ہیں تواس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ براہ کرم رہنمائی فرمائیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب نینداس قدر گہری ہوکہ شعورزائل ہوجائے تواس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ صحابی صفوان بن عسال مراوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم مسافر ہوں توتین دن اورتین راتیں تک اپنے موزوں کو نہ اتاریں ہاں البتہ حالت جنابت میں انہیں ضروراتارنا ہوگا لیکن بول براز اورنیند کی وجہ سے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ۔اس حدیث کونسائی اورترمذی نے روایت کیا ہے، (یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں اورابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے)اور حجرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا''آنکھ دبر کا تسمہ ہے، جب آنکھیں سوجاتی ہیں تو یہ تسمہ ڈھیلاہوجاتا ہے ۔''اسے احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے،اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے تاہم اس کے شواہد موجودہیں جن سے اس روایت کو تقویت حاصل ہوجاتی ہے مثلاحضرت صفوان رضی اللہ عنہ مراوی مذکورہ حدیث اوراس طرح یہ حدیث حسن درجہ کی ہے ۔اس معلوم ہواکہ جومرد یا عورت مسجد حرام یا کسی بھی اورجگہ سوجائے تواس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے لہذا اسے وضو کرنا ہوگا اوراگراس نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی تواس کی یہ نماز صحیح نہ ہوگی ۔شرعی وضو یہ ہے کہ کلی کرنے اورناک صاف کرنے کے ساتھ چہرے کو دھویا جائے ،دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا جائے ،کانوں سمیت سر کا مسح کیا جائے اور ٹخنوں سمیت دونوں پاوں کو دھویا جائے ۔یادرہے نیند،ہواکے خروج،شرمگاہ کو ہاتھ لگانے اوراونٹ کو گوشت کھانے کی صورت میں وضو کرنے سے پہلے استنجاء کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔وضو سے پہلے استنجاء یا ڈھیلوں کا استعمال تواس وقت واجب ہے جب بول وبراز کیا ہو یا کوئی اورایسی صورت ہوجوان کہ ہم معنی ہو،باقی رہی اونگھ تواس سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ اونگھ کی صورت میں شعور ختم نہیں ہوتا اوراس طرح اس باب میں وادشدہ مختلف احادیث میں تطبیق بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص204

محدث فتویٰ